

جوانٹ فیملی میں عورت عدت کس طرح گزارے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس عورت کا شوہر وفات پا جائے اور لاولد ہو، کیا وہ عورت اسی گھر میں عدت گزار سکتی ہے؟ گھر بھی چار بھائیوں کا اکٹھا ہو، اور محرم کا بھی رشتہ نہ ہو؟ گھر میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ الگ کمرے میں رہتی تھی، وہ کمرہ اب بھی عورت کے پاس ہے، بعد از عدت اس کا کیا حکم ہے؟

جواب

جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے، وہ اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے، جبکہ چاند کی پہلی تاریخ کو شوہر کا انتقال ہوا ہو، اگر چاند کی پہلی کے علاوہ کسی دن شوہر کا انتقال ہوا تو عدت 130 دن ہوگی۔ عدت میں عورت پر لازم ہے کہ جس مکان میں اس کی شوہر کے ساتھ سکونت یعنی رہائش تھی، اسی مکان میں عدت پوری کرے، عدت کے دوران بغیر ضرورت شرعی کے اس کو اس گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں، اگر کسی شرعی ضرورت کی وجہ سے باہر نکلے تو ضرورت پوری ہونے کے فوراً بعد واپس اسی گھر میں آجائے۔ لہذا بغیر ضرورت و حاجت شرعی کے اپنے والدین یا بھائیوں وغیرہ محارم کے گھر میں عدت نہیں گزار سکتی۔

صورت مسئولہ میں عورت کے شوہر کا کمرہ گھر میں موجود ہے، جس میں پردے میں رہ کر عورت عدت پوری کر سکتی ہے، لہذا عورت اسی کمرے میں عدت پوری کرے، اگر کسی قسم کے کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو اپنے ساتھ کسی عورت کو عدت کے دوران رکھ لے، باقی پردے کے جو احکام عدت کے علاوہ ہیں، وہی احکام عدت کے دوران بھی ہیں، یعنی عورت جیٹھ، دیورا اور ان کے بالغ بیٹوں وغیرہ غیر محارم کے سامنے بے پردہ نہیں آ سکتی، پردے میں رہ کر گھر میں ان کے سامنے آجاتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح بوقت ضرورت ان سے بات جیت کرنے میں بھی حرج نہیں، اسی طرح عورت عدت کے دوران گھر کے کام کاج، مثلاً لگانا بنانا، گھر کی صفائی ستھرائی کرنا، کپڑے دھونا وغیرہ کر سکتی ہے۔

عدت کے بعد عورت کو اختیار ہوگا، اگر چاہے تو شوہر کے اسی گھر میں رہے، یہاں رہتے ہوئے شرعی پردے کا خیال رکھنا ہوگا اور اگر چاہے تو اپنے محارم میں سے کسی کے ساتھ رہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَذْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو مرے اور بیویاں چھوڑیں، وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (پ: 2، سورۃ

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”وفات کی عدت عورت غیر حامل پر مطلقاً چار مہینے دس دن ہے، خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 13، ص 293، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بیوی کیلئے شوہر کے گھر میں عدت گزارنے کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِغَا حِشَّةٍ مُبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۗ﴾ ترجمہ کنز الایمان: عدت میں انہیں (عورتوں کو) ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ آپ نکلیں، مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا، بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ (پارہ: 28، سورۃ الطلاق: 65، آیت: 1)

اس آیت کے تحت مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”جو عورت طلاقِ رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔“ (تفسیر خزائن العرفان)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”علیٰ المعتدة أن تعتد فی المنزل الذی یضاف إلیہا بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت کذافی الکافی، لو كانت زائرة أهلها أو كانت فی غیر بیتها لأمر حین وقوع الطلاق انتقلت إلی بیت سکنها بلا تأخیر و کذافی عدة الوفاة کذافی غایة البیان“۔ معتمدہ پر لازم ہے کہ وہ اسی گھر میں عدت گزارے جس میں وہ طلاق یا شوہر کی موت کے وقت سکونت پذیر تھی، کافی میں اسی طرح ہے، طلاق کے واقع ہونے کے وقت اگر وہ اپنے گھر والوں کی زیارت کے لیے گئی ہوئی تھی یا اپنے گھر سے باہر کسی کام کی وجہ سے گئی تھی تو فوراً بغیر کسی تاخیر کے اپنی رہائش والے گھر میں واپس آجائے، اور اسی طرح وفات کی عدت میں ہے، اسی طرح غایۃ البیان میں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج 1، ص 559، مطبوعہ کراچی)

بوقت ضرورت عورت شوہر کے گھر سے بقدر ضرورت باہر جا سکتی ہے: رد المحتار میں ہے: ”لا تخرج المعتدة عن طلاق أو موت الا لضرورة“ یعنی جس عورت کو طلاق ہو جائے یا جس کا شوہر فوت ہو جائے، وہ دورانِ عدت گھر سے نہیں نکل سکتی، مگر بوقت ضرورت جا سکتی ہے۔ (رد المحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج 05، ص 229، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی، اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت۔۔۔۔۔ ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔“ (بجاء شریعت، ج 2، ح 8، ص 245، مکتبۃ المدینہ)

عدت سے پہلے پردہ کرنا فرض نہیں تھا، ان سے عدت میں بھی پردہ کرنا فرض نہیں، مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”قبل عدت جن سے پردہ فرض تھا، دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے اور جن لوگوں سے عدت سے پہلے پردہ کرنا فرض نہیں تھا، ان سے عدت میں بھی پردہ کرنا فرض نہیں۔“ (وقار الفتاویٰ، ج 03، ص 212، بزم وقار الدین،

کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب : مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Pin-7648

تاریخ اجراء: 18 ربیع الاول 1447ھ / 12 ستمبر 2025ء



Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net